کرونا کمیشن

کمیشن 24 اپریل 2020 کو وزیر نے مقرر کیا

اخبارات کے لیے علامیہ

14 اپریل 2020

NOU 2021:6 حکام کا کرونا کی وباء کے سلسلے میں رد عمل

مجموعی طور پر اچھے طریقے سے توجہ دی گئی، لیکن ساتھ یہ قابل مذمت حالات بھی

ایک سال کی وبائی بیماری کے بعد ناروے یورپ کے ان ممالک میں شامل ہے جہاں اموات کی شرح کم ترین ہے اور جو اقتصادی طور پر بھی کم متاثر ہوا ہے۔ ملک کے ان توجہ طلب حالات میں، حکام نے جلد خود کو اس کے مطابق ڈھال لیا اور ایسے فیصلے لیے جو بحران کے رخ کو موڑنے میں فیصلہ کن رہے۔
لیکن کمیشن [illegible] تفتیش میں قابلِ تنقید حالات بھی سامنے آئے ہیں، ۔خاص طور پر ہنگامی مستعدی میں۔ ایسا کہنا تھا کرونا کمیشن کے

سربراہ ستینبر کوینسلانڈ کا

12 مارچ 2021 کو سب بند کرنا درست تھا، لیکن وقت کا دباو ضرورت سے زیادہ ہو گیا تھا۔

جب گذشتہ سال مداخلتی اقدامات متعارف کروائے گئے تھے تو،انفیکشن پہ قابو پانے والے اقدامات کے اثرات کے بارے میں علم بہت کم تھا، اور انفیکشن کی وسعت کے بارے میں غیر یقینی حالات کا شکار تھے۔ کمیشن کا ماننا ہے کہ اس وقت مزید معلومات کا انتظار کرنے کی بجائے فیصلہ لینا زیادہ صحیح تھا اقدامات کا جو پیکیج رکھا گیا تھا، نہ تو اس پر صحیح طرح سے تحقیق کی گئی تھی اور نہ ہی اسکی تیاری ٹھیک تھی۔صورتحال غیر واضع تھی، لیکن وقت کا دباو ضرورت سے کچھ زیادہ ہی بڑھ گیا تھا۔
۔ کوینسلانڈ کا کہنا تھا کہ، فروری کے وسط میں ہی محکمہ برائے صحت نے اس بارے میں مطلع کر دیا تھا کہ حالات کی مناسبت سے سخت اقدامات کئے جا سکتے ہیں۔اس کے باوجود کوئی دوسری وزارتیں شامل نہیں کی گئی، ہمیں کوئی سراغ نہیں ملتا کہ بندش سے قبل اقدامات کے معاشرتی نتائج کا جائزہ لیا گیا12مارچ 2020 میں کی جانے والی بندش وزیر اعظم اور وزیر صحت ونگہداشت کے دباو کے بعد کی تھی۔ ایف ایچ آئی نے خود کو پس منظر رکھا اور اتنے شدید اقدامات کی سفارش نہیں کی۔ محکمہ برائے صحت نے 12 مارچ کو باضابطہ فیصلہ کیا۔ کمیشن کا خیال ہے کہ یہ فیصلہ حکومت کو کرنا چاہیے تھا۔

2020 کے موسمِ خزاں میں درآمدی انفیکشن کو روکنے کے لیے حکومت کے پاس کوئی منصوبہ نہیں تھا۔

یہ خاص طور پر انفیکشن کی صورتحال کے بارے میں استثناء کے بعد ہوا،جویورپ سے آنے جانے والے کاروباری مسافروں کے لیے دئے گئے تھے۔

۔ کوینسلانڈ کا کہنا تھا، حکومت نے کاروباری مسافروں کے لیے اچھے نظام کے بغیر اصول بنائے یہ دیکھنے کے لیے کہ ان پر عملدرآمد ہو رہا ہے۔ قرنطینہ کی متبادل اسکیم کاروباری مسافروں کے لیے جس میں وہ جانچ کروا سکیں، کا انحصار اس بات پر تھا کے آجر منظم طریقے سے اس بات کی تعمیل کریں اور جانچ کروانے کی مالی اعانت کریں۔ مزید یہ کہ آجر کے اوپر اس بات کی پوری ذمے داری تھی کہ انفیکشن پر قابو پانے کے اقدامات اور قرنطینہ کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے رہائش کا بندوبست [illegible] 2020 [illegible] کے پاس گئی کی تعمیل کرنے کے لیے مناسب انتظام نہیں تھا ۔ابتدائی طور پر سرحد پار کرتے ہوئے مسافروں کا اندراج قلم اور کاغذ کے زریعے کیا گیا۔

مختلف حکام کے مابین کرداروں کی تقسیم غیر واضح تھی۔

کوینسلاند کا کہنا تھا، کہ وزارتِ صحت و نگہداشت، محکمہ برائے صحت اور ایف ایچ آئی کے مابین عالمی وباء سے نمٹنے کی ذمے داریوں کی تقسیم کا عمل غیر واضح تھا۔ وزارتِ صحت و نگہداشت نے محکمہ برائے صحت کو صحت کے شعبے کو مربوط بنانے کا کردار دیا، لیکن کافی دیر تک خود ہی ذمے داری نبھائی۔ ایف ایچ آئی معلومات فراہم کرنے کے کردار سے بہت آگے نکل گیا۔ وزارتِ صحت و نگہداشت کو انفیکشن کنٹرول کے شعبے میں حکامتی کردار ادا کرنے کے قابل نہیں کیا گیا تھا۔ وزارت نے 11 دسمبر 2020 سے قبل کرداروں کی تقسیم کی وضاحت نہیں کی۔ غیر واضح کرداروں کی تقسیم کے باوجود ان اداروں نے مل کر اچھے طریقے سے تعاون کیا۔
حکومت نے بلدیات پر بہت کم توجہ دی ہے۔ عالمی وباء کے دوران بلدیات کو اس سے کئی گنا بڑے کام سونپ دیے گیے جن کے لیے وہ پہلے سے تیاری کر سکتے تھے۔

حکومت تیار نہیں تھی

حکومت اس بات سے آگاہ تھی کہ عالمی وباء ممکنہ قومی بحران کا موجب ہو سکتی ہے، اور اسکے بہت زیادہ منفی نتائج مرتب ہوسکتے ہیں۔ کوینسلاند کا یہ بھی کہنا تھا۔ کہ یہ ایک سنگین ناکامی ہے کی سب جاننے کے باوجود وہ کوویڈ-19 عالمی وباء کے لیے تیار نہیں تھی

اگرچہ انفیکشن کنٹرول کا قانون معاشرے کے بیشتر حصوں بند کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے، تا ہم، حکومت پھر بھی ایسے اقدامات استعمال میں لانے کے لیے تیار نہیں تھی: ہمیں ایسے منظرنامے، منصوبے یا مشقیں نہیں ملیں جن میں اس طرح کے اقدامات شامل ہوں۔ عالمی وباء کی پہلی لہر کے مرحلے میں انفیکشن کنٹرول آلات کی شدید قلت تھی۔ کوینسلاند نے کہا، حکومت جانتی تھی کہ عالمی وباء کے دوران اس بات کا امکان بہت زیادہ ہے کے انفیکشن کنٹرول کے آلات کا حصول مشکل ہو سکتا ہے۔ اس کے باوجود جب کوویڈ-19 ناروے میں پھیلا تو گودام خالی پڑے تھے۔ 2003 میں سارس وباء کی تشخیص اور 2015 میں ایبولا پھوٹنے نے یہ بات واضح کر دی تھی کے عالمی سطح پر انفیکشن کنٹرول آلات کی کمی واقع ہو سکتی ہے۔ اس کے باوجود ، حکومت کا واحد منصوبہ عام طریقے سے عالمی [illegible] سامان خریدنا تھا۔ اگر چین میں انفیکشن باقی دنیا کے ساتھ یہ مرحلہ میں ہوتی تو صورتحال بہت نازک ہو سکتی تھی۔

کوبنسلاند نے کہا، رپورٹ میں ہم 17 مرکزی پیغام اور 60 سیکھنے کے نکات اور سفارشات لے کر آئے ہیں - رپورٹ کے ابواب کے آغاز پر کمیشن کے نتائج، جائزے، اصلاح کے نکات اور سفارشات کا خلاصہ پیش کیا گیا ہے۔کمیشن نے 14 بیرونی رپورٹیں بھی حاصل کی، جو ڈیجیٹل طور پر شائع کی گئیں۔

کمیشن کے بارے میں

کروناکمیشن کا تقرر شاہی فرمان کے ذریعے 24 اپریل 2020 کو ناروے میں کووڈ-19 پھوٹنے کے بعد اس کے بارے میں جائزہ لینے اور سیکھنے کے لیے تشکیل دیا گیا۔ اس کمیشن کی صدارت پروفیسر ایریٹس اسٹیئر کوبنسلاند کر رہے تھے۔

بقیہ ممبران

Astrid Aas-Hansen

Geir Sverre Braut

Knut Erik Dybdal

Tone Fjotten

Rune Jakobsen

Toril Johansson

Christine Korne

Nina Langeland

Egil Madsen

Per Arne Olsen

Pål Terje Rørby

رپورٹ ڈیجیٹل طور پر شائع کی گئی ہے۔ www.koronakommisjonen.no اور www.regjeringen.no

رپورٹ کی کاغذی نقل بھی منگوائی جا سکتی ہے۔www.publikasjonsbestilling.no

کمیشن سے پوچھ گچھ کے لیے کمیشن کے صدر اسٹیئر کوبنسلاند سے رابطہ کیجیے۔ ٹیلیفون: 9589051